دارالافتاء

عزیز زبیدی ۔ واربرٹن

استفتاء

ایک صاحب پوچھتے ہیں :۔

۱۔ مسجد میں جب لوگ سنتیں یا نفل پڑھتے ہوں تو کیا کوئی شخص اونچی آواز میں ذکر یا تلاوت قرآن کر سکتا ہے؟

۲۔ ایسا ذکر بتائیے جو آسان ہو، ہر حال میں پڑھا جا سکے اور ثواب بہت ہو۔

۳۔ بعض ذکر ایسے ہوتے ہیں، جن میں پڑھنے والا کہتا ہے : زِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وغیرہ، کیا اتنا سا کہہ دینے سے واقعی اتنا بن جاتا ہے؟

۴۔ ذکرِ الٰہی کے لیے وضو ضروری ہے؟

۵۔ عام ذکر بہتر ہے یا قرآن پاک کی تلاوت؟

الجواب

اونچی آواز میں تلاوت ۔ نماز بھی پوری یکسوئی چاہتی ہے، اس کے علاوہ، خانۂ خدا باوقار فضا کا متقاضی ہے، اس لیے اس انداز سے اونچی آواز میں تلاوت یا ذکر کرنا جس سے نمازی کی یکسوئی یا محویت غارت ہوتی ہو یا مسجد کی پروقار، متین اور معصومانہ فضا "شورش بے ہنگام" کی نذر ہو سکتی ہو تو اس سے لازمی طور پر پرہیز کرنا چاہیے۔

امتِ محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام کا جو تعارف تورات میں آیا ہے : اس میں ہے کہ :۔

مسجد میں ان کی آواز شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح ایک لطیف سی سرسراہٹ ہو گی ۔

دویھم فی مساجدھم کدوی النحل (دارمی ص۶)

مقصد یہ ہے کہ وہ مسجد میں کہرام برپا نہیں ہوگا ۔ اب اگر کوئی شخص مسجد کی اس معصومیت کو غارت کرتا